فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۷۸۹ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ اے

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

ایڈیٹر:- ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم
قیمت فی پرچہ ۱۸ نئے پیسے

سالانہ دو روپئے للعہ
فی پرچہ اٹھارہ نئے پیسے ۱۸

ترسیل زر کا پتہ
۱- شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۲۶ امین آباد پارک لکھنؤ
۲- مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر | ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۱۳۸۲ھ | شمارہ نمبر ۱۶

مکالمہ

از میر نذر علی صاحب درد کاکوروی

میں نے کہا کہ زندگی، اس نے کہا تیری نہیں
میں نے کہا کہ جینے دے، اس نے کہا کہ جی نہیں

میں نے کہا حفاظ ذکر، اس نے کہا ابھی نہیں
میں نے کہا وفا سہی، اس نے کہا کبھی نہیں

میں نے کہا کہ بے نیاز کب تک اٹھاؤں تیرے ناز
اس نے کہا کہ حیلہ ساز عشق ہے دل لگی نہیں

میں نے کہا مراد دل، اس نے کہا کہ بھول جا
میں نے کہا کہ غم کی داد، اس نے کہا ملی نہیں

میں نے کہا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا قسم کھا
اس نے کہا کہ جناب مجھ کو تو یاد بھی نہیں

میں نے کہا کہ مجھ کو شمع مردہ کیا کہوں
اس نے کہا شب غم کہ تیری سحر ہوئی نہیں

میں نے کہا حیات پر بس ہے مدار کائنات
اس نے کہا کہ زندگی مقصد زندگی نہیں

میں نے کہا علاج درد، اس نے کہا فزود غم
میں نے کہا کہ کچھ کرم، اس نے کہا کہ جی نہیں

غزل

محمد خالد علوی برق کاکوروی

لکھے جائیں گے خون دل سے یہ عبرت کے افسانے
سجے ہیں خون دل سے عشرت کدے کہ ہم نے کاشانے

جنوں کی رہ میں پیچ و خم کوئی کیا راہ کے جانے
قدم اک بار اٹھتے ہیں تو بڑھ جاتے ہیں دیوانے

زمانے بھر میں شوریدہ سری کا جن کی شہرہ ہے
وہی شوریدہ سر آئے ہیں زندانوں سے ٹکرانے

رہ عشق جنوں میں خاک ہو کر اوج ملتا ہے
نثار شمع ہو کر نام کر جاتے ہیں پروانے

مرا خون جگر بدنام کیوں ہو فکر اتنی ہے
کسی کے کام آ جائے وہ اپنے ہوں کہ بیگانے

لئے اس دن کی حسرت منتظر ہیں یہ جنوں والے
دئے جائیں گے جب اے برق لخت دل کے نذرانے

شاعر اور اُس کی شاعری

نتیجۂ قلم احسن کرمانی ایم اے کاکوروی

غنچہ و گل میں دعویٰ کیا ہے بتا اے بلبل
جمع ہیں چند ورق وہ بھی بکھرنے والے

مانا کہ بند کلی کا تبسم ایک سراب، ترتیب گلستاں میں تعلقات شبنم کی گہر باری، سبزۂ شبنمناک کی خوابیدگی اور بیگانگی، پھولوں کی شگفتگی شمشاد کی شوخی، سنبل کا تازیانہ، نسیم کی اٹکھیلیاں، باد سموم و صرصر کی تیزی و تندی، آکاش، چرخ نیلوفری کے پردۂ سیمیں پر تاروں بھری رات کی ضیا پاشی، مہتاب اور ستاروں کی چمک دمک، کہکشاں کا منظر، عقد ثریا، شہاب ثاقب کا توتج صرف پرواز تخیل۔ گل و بلبل شمع و پروانہ، چاند چکور کی وارفتہ دلبستگی، فریاد آہ و نالہ اور رسمے کی ہوئی راہ، نیرنگی، نتیجۂ فکر، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، وامق عذرا کی تلمیحات، فرضی قصے، محبوب کی چاند سی پیشانی ابرو کی کمان نگاہ کبھی آہو چشم، نرگس بیمار اور کبھی شررہ بار، تبسم برق پاشی، دندان در نجف، لب تنگ، شکر اور عقیق، خد کبھی سبزہ خط کبھی زمرد، گردن تلقل مینا، عارض تاباں، گلگوں، لالہ و گل۔ دہن غنچہ چاہ زنخداں۔ ید بیضا۔ موئے کمر لہرہ افعی، زلف عنبریں — کاکل مشکیں۔ چال متوالی، اٹکلاتی ہوئی اور کبھی محشر خرام اور آب کبھی کٹے ہے تیور۔ چین بہ جبیں، کبھی تبسم کبھی تغافل، رنگیں فریب جبیں۔ تجاہل عارفانہ اور کبھی لطف و عنایات، چہرہ مانند سیماب، ایک رنگ آنا اور ایک رنگ جانا، کبھی غصہ اور کبھی شرم و حیا۔ یہ سب تشبیہات کردار و حقیقت سے دور اور مبالغہ آمیز سہی تو پھر رنگ و بو کیا ہے۔ صانع حقیقی نے جسم انسان کو گوشت و پوست اور ہڈیوں کے ڈھانچے سے مرتب کیا۔ پھر اس مٹی کے پتلے میں رگوں کا جال بچھایا۔ اس میں خون دوڑایا۔ روح پھونکی۔ عناصر اربعہ سننے کے لئے کان، سونگھنے کے لئے ناک، دیکھنے کے لئے آنکھیں۔ چلنے پھرنے اور کام کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں عطا کئے۔ اس کے علاوہ دو لطیف قوتیں بخشیں، مشام دل و دماغ یعنی قوت ادراک کا کام نئے نئے زاویے سے سوچنا سمجھنا اور دل کا منصب محسوس کرنا قرار پایا۔ ان دونوں قوتوں میں جب بھی ایک قوت اعتدال سے تجاوز کر گئی اس نے فطرت انسانی میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ اگر دماغ نے انہماک پیدا کیا تو انسان کو فلسفی بنا دیا۔ اور اگر احساسات نے برانگیختہ ہو کر غلبہ حاصل کر لیا تو اس نے سوداویت و جلال سے دوران خون کو صرف گرما کر اور کھولا کر متاثر ہی نہیں کیا بلکہ ولولہ، جوش، امنگ اور تڑپ سے گوشت کے ایک لوتھڑے میں ہزاروں بجلیاں کوٹ کوٹ کر بھر دیں۔ جس نے دل کو ساہی بے تاب بنا کر دل کی ہزاروں تڑپتی ہوئی قیامتوں کو بیدار کر دیا۔ اور اس طرح ہمارا "شاعر" اور اس کی شاعری عالم وجود میں آئی۔ دنیا نت نئی ایجادوں سے محروم ہو جاتی اگر سائنس اور فلسفہ نہ ہوتا۔ حیوان ناطق ایک چلتی پھرتی لاش سے زیادہ وجود نہ رکھتا۔ اگر وہ دنیا کے رنگ و بو سے بے نیاز اور بے بہرہ مردہ احساسات کا حامل ہوتا۔ رب العزت نے اپنی رحمت سے یہ عطیہ شاعر کو بخشا اور اس طرح شاعر کا تعلق براہ راست اپنے معبود سے ہو گیا۔ ایک صانع کہلایا اور دوسرے نے اس کی صنعت و کاریگری و رعنائی کو تماشہ گاہ عالم کے لئے اجاگر کیا۔ شاعر خلاق اس کی شاعری اس کی تخلیق کہلائی۔ یہ دنیا کتنی بے زبان، خشک اور بے مزہ ہوتی۔ اگر اس کی لطافت صحیح خد و خال کو سراہنے والا کوئی نہ ہوتا

قدرت اگر فطرتِ انسانی کو جذبات سے نہ نوازتی تو انسان کی زندگی ایک بے کیف روح مجسمہ ہو کر رہ جاتی۔ رنج و غم، اندوہ و الم، خوشی و نشاط، مسرت و انبساط کا دامن چولی کا ساتھ ہے۔ رنج و الم میں خوشی کی قیمت، مسرت و شادمانی میں غم کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ غیر جذباتی دل صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہوتے ہیں وہ باغ و بہار کی ان کلیوں کی طرح جو خود ہی کھلیں اور خود ہی کمھلا کر گر جاتی ہیں۔ اور کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ بس مردگی کے ساتھ حیاتِ انسانی کو گھن لگا کر بغیر کسی ماحصل کے فنا کر دیتے ہیں۔ جذباتی دل پارہ کی طرح ماہیِ بے آب ہوتا ہے۔ وہ اپنے اندر درد، درد میں ٹیس و کسک، ٹیس و کسک میں لذت، لذت میں چاشنی، چاشنی میں کیفیات، کیفیات میں مدہوشی، مدہوشی میں تجلیات۔ تجلیات میں اوست و ہمہ اوست کا نعرہ بلند کر کے کائنات عالم کے بے درد بچوموں سے چُن چُن کر ان رموز اور سربستہ رازوں کا انکشاف کرتا ہے جن کے اجزائے ترکیبی کو وہی دل محسوس کر سکتے ہیں جنہیں ایک ربط، تعلق و لگاؤ ہو۔ میر کے نشتر، مرقع حسرت و یاس، حزن و ملال، سودا کا دبدبہ، فرحت و انبساط، درد کا تصوف عشق خدانما۔ غالب کی دقیق و عمیق فلسفیانہ نظیر ذوق کا تصنع پر شکوہ الفاظ کے جھاڑ و فانوس۔ مصحفی اور انشاء کی ہجو نگاری کے تیر و نشتر، بھپتیاں، چلبلاہٹ، چھیڑ چھاڑ، قہقہہ۔ ناسخ کی تحقیق الفاظ، زبان کی صفائی اور رعایتِ لفظی، آتش کی شستگی الفاظ اور چستی بندش، سوز و گداز، داغ کی سادگی تجربۂ نفسیاتی عریانی۔ امیر کی شیریں بیانی نے بے ساختگی اور جذباتِ قلبی کی صحیح ترجمانی۔ محسن کاکوروی کی دربارِ رسالت میں بے انتہا عقیدت مندی اور سراپا رسول کی نیاز مندانہ پیشکش، انیس و دبیر کے مرثیہ اہلبیت، شہدائے کربلا کے جگر گداز واقعات، بے لوث ایثار و اخلاقیات کی سبق آموز خونچکاں داستان۔ فانی، حسرت، اصغر گونڈوی، جگر کے اپنے اپنے شاہکار، رنگ تغزل اور واردات قلبی کے رنگین نقش و نگار اپنے اندر جگر پاروں کا وہ بیش بہا خزانہ رکھتے ہیں جس کا تعلق فطرت انسانی سے تارِ نفس کی طرح ہے روح ایک پاکیزہ اور لطیف شے ہے جو عناصر اربعہ کو متحرک کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو تو جسم مٹی کا ایک تودہ ہو جائے، اسی طرح روح کو اپنی وہ غذا جو دل و دماغ کی لطیف قوتیں آٹھوں پہر بخشتی رہتی ہیں نہ ملے یا دل و دماغ کی قوتیں سو جائیں تو انسان ایک زندہ لاش کی طرح بے حس اور بے کار ہو جائے۔ وہ کل اور کوک کے کھلونوں کی طرح تماشہ گاہ عالم میں حرکت تو ضرور کرے گا لیکن اس کا لاشعور انسانی کیفیات، ولولہ، جوش، امنگ، یاس، امید، رنج اور خوشی کے تاثرات سے غفلت ہی پر انحصار نہ کرے گا بلکہ اس حقیقی تڑپ اور قوتِ احساس سے بے تعلق ہو کر محروم ہو جائے گا جو اس کی صحیح معنوں میں زندگی ہے اس طرح انسانی وجود میں مضمر لاکھوں تلملاتی ہوئی بجلیاں بغیر اپنی جولانی اور تابانی دکھلائے معکوس ہو جائیں گی۔

اجتماع عید الاضحیٰ کو نہ بھولئے

عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر بقرعید ملن کو نہ بھولئے یہ تقریب سعید عید الاضحیٰ کے دوسرے دن مولوی محمد حسین بخش علوی منیجر کاکوری اخبار کے مکان شمس ہاؤس نعمت اللہ بلڈنگ امین آباد میں منعقد ہوگی۔ برادران وطن سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تقریب میں شرکت فرمادیں۔

ایک تھا بادشاہ

صفیہ ناہید شمس علویہ

دور ہو ابھی ہی، ناظر نے کشتی تیار کری اور بادشاہ کے حضور میں پیش ہوا۔ لیجئے اب آگے پڑھئے۔

مگر بادشاہ اب بھی قول پورا کرنے کو تیار نہ ہوا۔ اس نے کہا "نہیں آج دن بھر سو خرگوشوں کی رکھوالی کرنا ہوگی۔ اگر ایک بھی کم ہوا تو شہزادی کی شادی تمہارے ساتھ ہرگز نہ ہو سکے گی۔

ناظر کیلئے یہ بھی سخت آزمائش تھی۔ خرگوش بھلا کب ٹکے بیٹھ سکتے ہیں؟ دو چار ہوتے تو کوئی بات نہ تھی مگر پورے سو خرگوشوں کی رکھوالی کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔

مگر بوڑھے آدمی کی مدد سے وہ اس آزمائش میں کامیاب ہو گیا یہ دیکھکر بادشاہ بہت گھبرایا۔ مگر اب اس نے ایک اور شرط پیش کردی اس نے ناظر سے کہا۔

"عقلمند گریفن کی دُم کا ایک پَر لاؤ"

ناظر نے ہمت نہ ہاری اور عقلمند گریفن کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔

عقلمند گریفن کی چونچ اور دم بالکل عقاب جیسی تھی لیکن باقی جسم شیر کا تھا۔ شاہی محل سے نکلنے پر اسے وہی بوڑھا آدمی ملا اس نے ناظر سے سوال کیا۔ اس نے صحیح صحیح بادشاہ کی شرط بتادی بوڑھے آدمی نے اسے کامیابی کی دعا دی۔ اور وہ چلدیا۔

چلتے چلتے وہ ایک قلعہ میں پہونچا۔ اس زمانہ میں سرائے کا رواج نہ تھا۔ مسافر قلعوں میں ٹھہرا کرتے تھے اس نے قلعے کے مالک سے رات بھر رہنے کی اجازت طلب کی۔ مالک نے اجازت دیدی۔ مگر جب اسے یہ معلوم ہوا کہ ناظر عقلمند گریفن کی تلاش میں جارہا ہے تو اس نے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ عقلمند گریفن دنیا میں ہونے والی ہر بات جانتا ہے۔ میری تجوری کی کنجی گم ہو گئی ہے اگر گریفن سے تمہاری ملاقات ہو جائے تو تم اُس سے پوچھنا کہ وہ کہاں ہے؟"

ناظر نے کہا "میں ضرور پوچھوں گا"

وہ رات آرام سے قلعہ کی گرم فضا میں بسر کر کے ناظر روانہ ہوگیا دن بھر سفر طے کرنے کے بعد نیلے آسمان پر شفق پھوٹتے پھوٹتے وہ ایک دوسرے قلعے میں جا پہونچا۔ یہاں ایک لڑکی بیمار تھی اس کے ماں باپ نے ناظر کی بات سنکر کہا "عقلمند گریفن سے تم میری بیمار لڑکی کے مرض کی دوا پوچھ لینا"

ناظر نے وعدہ کر لیا۔

دوسرے دن وہ آگے روانہ ہو گیا۔

چلتے چلتے وہ ایک ایسی ندی کے کنارے پہنچا جہاں صرف ایک ملاح ایک کشتی کے سہارے ندی کے نیلگوں پانی میں جھانک رہا تھا اس کے چہرے سے اداسی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں جب ناظر نے اس سے ندی پار کرنے کے بارے میں خیال ظاہر کیا تو ملاح نے اس سے پوچھا "تم اس پار کہاں جارہے ہو؟"

"عقلمند گریفن کے پاس" ناظر نے جواب دیا۔

"اگر تم اس کے پاس پہونچ سکو تو اس سے پوچھنا" مجھے ملاحی کا کام کیوں کرنا پڑتا ہے۔ آخر کب میں اس کام سے چھٹکارا پا سکوں گا۔؟"

ناظر نے ملاح سے بھی وعدہ کر لیا۔ اور کشتی پر بیٹھکر ندی پار کر کے آگے چلدیا۔ چلتے چلتے وہ آخر اس قلعے میں جا پہونچا جس میں عقلمند گریفن رہا کرتا تھا۔ اس وقت شیر جیسا بدن اور عقاب جیسا سر رکھنے والا عجیب غریب جانور موجود نہیں تھا البتہ اسکی بیوی موجود تھی۔ اس نے ناظر سے پوچھا۔

"یہاں کیوں آئے ہو۔" اور کیا چاہتے ہو۔؟

اس نے ساری باتیں گریفن کی بیوی سے کہدیں اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا کہ وہ عقلمند گریفن کی دم کا ایک پَر چاہتا ہے

پاکستانی ڈاک

برصغیر ہند و پاکستان میں ایک اہم اعزاز:-

حکیم نثار احمد صاحب علوی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہمدرد کلینکس پاکستان جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقی طب پاکستان کو ہند و پاکستان کے انسٹیٹیوٹ میڈیکل ریسرچ سمپوزیم کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ کراچی یونیورسٹی کی شاندار عمارت میں جولائی ۱۹۶۳ء میں برصغیر ہند و پاکستان کے اطباء اور ڈاکٹروں کا ایک سمپوزیم منعقد کئے جانے کا فیصلہ انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ہائی جین پاکستان کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس میں ہند و پاکستان کے تمام مستند اطباء اور ڈاکٹر جمع ہو رہے ہیں اور برطانیہ سے بھی ماہرین مدعو کئے گئے ہیں۔ جو یہ غور کریں گے کہ طب مشرق جو ایک سائنس ہے اور موجودہ اینٹی دور میں دیگر طریقہ علاج سے بہتر ہے انسان کے لئے کس طرح زیادہ سے زیادہ اور مفید بنائی جا سکتی ہے۔

یہ اجلاس طب کے بنیادی مسائل پر محققانہ نظر ڈالتے ہوئے ریسرچ کے لئے نیا لائحہ عمل مرتب کرے گا۔ برصغیر کے ماہرین طب مشرق نے حکیم نثار احمد صاحب علوی کو متفقہ طور پر نامزد کیا ہے۔ ہم حکیم صاحب کو ان کے اس اعزاز پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آپ تمام پاکستان سے ایک گرم جوشی اور شب و روز کی محنت کے ساتھ طب مشرق کی ترقی کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان کا ہر طبیب جانتا ہے آپ اس اعزاز کے واقعی مستحق تھے۔ طب مشرق کی تاریخ میں آپ کا شاندار خدمت سے ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ جناب حکیم محمد سعید صاحب دہلوی متولی ہمدرد وقف پاکستان کے طبی مشیر کی حیثیت سے کئی سال سے کام کر رہے ہیں۔ ہماری دلی تمنا اور دعا ہے کہ فن طب مشرق کی خدمت میں آپ وہ کارنامے انجام دیں کہ وطن کا نام روشن ہو۔ آمین۔

پرویز عباسی:- صاحبزادہ جناب مجاہد علی صاحب عباسی نے اس سال سینئر کیمبرج کا امتحان سکنڈ ڈویژن میں پاس کر لیا ہے۔ ہم اس پر مسرت خبر پر مجاہد علی صاحب عباسی اور بیگم صاحبہ مجاہد علی صاحب عباسی کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

خیر الف: والدہ جناب شہاب انصاری کے یہاں شب ما بین چہارشنبہ و پنجشنبہ ۶ شوال مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۶۳ء صاحبزادی تولد ہوئی۔ زچہ و بچہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

جہاں آرا بیگم:- بیگم محمد عقیل علوی صاحب کے یہاں صاحبزادی تولد ہوئی خدا مبارک کرے۔

الحاج محمد حسن صاحب علوی کی طبیعت اس طرف ناساز ہو گئی تھی۔ اکثر بے خوابی کے دورے بھی پڑ جاتے ہیں۔ موصوف پر ۸ مارچ ۱۹۶۳ء کو قلبی دورہ پڑ گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب صحتیاب ہو گئے ہیں کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔

سرفراز احمد صاحب علوی کا الیکٹرک انجینئر پاکستان ..... میں ڈھاکہ بنگال کے نئے حیثیت کمرشل منیجر تقرر ہو گیا ہے۔ پچھلے ماہ آپ نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

اکبر علی صاحب علوی (پاکستان) سرو س کمیشن کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہم اس کامیابی پر موصوف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محمود واصف صاحب علوی جو اپنی رخصت گذارنے کے لئے مری راولپنڈی لاہور گئے ہوئے تھے کراچی واپس آ گئے۔

کبیر الدین صاحب کرمانی سکریٹری اخوان الصفا نے ایک اپیل میں کہا ہے کہ کراچی سے تعلق رکھنے والے حضرات اخوان الصفا کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنیں۔ سہولت اور آسانی کے لئے شہر اور شہر کے مضافات میں چندہ جمع کرنے کے لئے مرکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

حلقہ نمبر: صدر و الہ ان بوہری مارکیٹ میں محمد حسن صاحب علوی

افلاطونک ڈپو ڈینسو ہال بندر روڈ یا افلاطونک ڈپو صدر ایمپریس مارکیٹ میں مقصود حسن صاحب علوی کو چندہ مرحمت فرمائیں۔ ممبران کی آسانی کے لئے ایک کاپی رسید بک دوکان پر رکھدی گئی ہے۔

حلقہ نمبر ۲۔ پیر الہی بخش کالونی جمشید روڈ ناظم آباد میں — احسان احمد صاحب علوی

حلقہ نمبر ۳۔ ملیر ایرپورٹ ڈرگ روڈ میں جناب کبیر الدین صاحب کرمانی کو چندہ عنایت کیجیے۔

نوٹ: ان تمام مقامات پر کاکوری اخبار کا چندہ بھی مرحمت فرمائیے۔ موجب شکریہ ہوگا۔ مگر سب حضرات کاکوری اخبار کا چندہ [illegible]

میخانۂ ادب کراچی کا ماہانہ مشاعرہ اگلے ماہ ۳ مئی بروز جمعہ بشیر لاج میں ہوگا۔

شدید علالت

بشیر احمد صاحب علوی کاکوروی (صاحبزادہ ادیب وقت منشی امیر احمد صاحب علوی) آجکل بہت زیادہ علیل ہیں موصوف کو شہر کے مشہور کلینک (انکل ساریہ) میں داخل کر دیا گیا ہے ہمارے نامہ نگار بشیر احمد صاحب کے متعلقین سے کل حالات معلوم کیے۔ ان لوگوں نے بڑی تفصیل سے حال بتایا اور موجودہ کیفیت خود نامہ نگار نے اسپتال جا کر معلوم کی۔ موصوف کی علالت کا سلسلہ رمضان شریف سے چل رہا ہے۔ موصوف نے بیماری کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اور پورے روزے رکھتے رہے۔ عید کے کچھ روز بعد گھر کے کچھ لوگوں نے انھیں مجبور کیا کہ وہ حکیم کا علاج کریں کیونکہ پیٹ بہت بڑا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ورم ہو گیا ہے حکیم کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ تکلیف بڑھ گئی۔ رات بھر قے کا سلسلہ جاری رہا۔ صبح ہوتے ہی ایک زبردست خون کی قے ہوئی۔ فوراً ڈاکٹر کو رجوع کیا گیا۔ جناح اسپتال کے سول سرجن کو دکھایا گیا۔ اس نے بتایا کہ پیٹ میں پانی بھر گیا ہے جس پر تمام ڈاکٹر متفق ہیں۔ لیکن ماہر سرجن نے معائنہ کے بعد بتایا کہ موصوف کے معدہ اور جگر کے بیچ کی جھلی پھٹ گئی ہے جس کی وجہ سے خون آ رہا ہے۔ اب تک ان کو کافی خون اور گلوکوز پہونچایا جا چکا ہے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خدا بشیر احمد صاحب علوی کو صحت کلی عطا فرمائے

ڈاکٹروں نے کافی غور کے بعد ان کی حالت خطرے سے باہر بتائی ہے اور مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے تازہ خبر ہے کہ وہ تندرست ہو کر گھر آ گئے ہیں۔

افتخار الدین صاحب کرمانی برادر بزرگ سرفراز الدین صاحب کرمانی کی ابھی گذشتہ ہفتہ بہت زیادہ طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ موصوف کی بیماری سے اس لئے زیادہ تشویش بڑھ گئی ہے کہ ان کے کئی بار پیشاب میں خون آیا۔ فوراً ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا۔ معائنے سے معلوم ہوا کہ موصوف کی رگوں میں خون جم گیا تھا۔ اب بحمداللہ بصحت ہیں۔

انجمن اخوان الصفا کے اجتماع عید ملن و سالانہ میں ایک تعزیتی قرارداد پاس ہوئی بیگم سعید الدین صاحب حاجی انعام علی صاحب عباسی کلیم الدین خاں صاحب کے انتقال پر ملال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ رب العزت اپنی رحمت کاملہ سے مرحومین کو جنت نصیب کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل و سکون عطا فرمائے یہ قرارداد جناب کبیر الدین صاحب کرمانی سکریٹری انجمن کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئی۔

معذرت: سکریٹری انجمن تحریر فرماتے ہیں کہ یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ اجتماع میں کچھ ممبران کی چاء وغیرہ سے تواضع نہ ہو سکی اس کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کیونکہ ڈرامہ کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے بیتاب نظر آتے تھے۔ ہر حال سکریٹری ان حضرات سے معذرت چاہتا ہے کہ آئندہ انشاء اللہ اس کا سدباب کیا جائے گا۔ بشرطیکہ ممبران سکریٹری سے پورا پورا تعاون فرمائیں (کبیر الدین کرمانی سکریٹری انجمن)

سالگرہ: مشرقی پاکستان کی ایک نجی تحریر سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو [illegible] محمد آصف صاحب کے بچے اصیل سلمہ کی سالگرہ منائی گئی جس میں اعزا و اقربا نے شرکت کی اللہ مبارک کرے۔ آمین۔

خلیق احمد علوی صاحب ایم۔ ایس پی کی اس عرصہ میں دانتوں کے اکھڑوانے کے سلسلے میں سخت مشکلات اور تکلیفوں میں مبتلا ہو گئے تھے اور اپنی ذہنی الجھنوں میں ان کو یہ بھی وہم ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ ان کے منہ میں کینسر ہو گیا ہے۔ کراچی کے مشہور ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ انھوں نے کسی پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ خدا کرے ان کی ذہنی الجھن جلد دور ہو اور صحت یاب ہو جاویں۔

شکریہ: آج ہمیں ۳۰ حضرات خریداران کا کوری اخبار کی ایک فہرست موصول ہوئی ہے جس کو ہم شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں تاکہ ارباب وطن جو ابھی توجہ نہیں فرما سکے ہیں وہ بھی متوجہ ہوں۔

کراچی:۔

اظہار علی صاحب عباسی۔ مظفر علی صاحب علوی۔ اکبر علی صاحب علوی اقبال احمد صاحب علوی۔ اخلاق احمد صاحب علوی۔ انوار احمد صاحب علوی احتشام علی صاحب عباسی۔ حسن واثق صاحب علوی۔ خلیق احمد صاحب علوی کفیل احمد صاحب علوی۔ رفیق الدین صاحب علوی۔ محمد اسحق صاحب علوی سعید الدین صاحب علوی۔ حاجی وحید الدین صاحب علوی۔ نثار احمد صاحب کرمانی۔ بشیر احمد صاحب علوی۔ ڈاکٹر جمیل احمد خاں صاحب علی بادر صاحب علوی۔ کیپٹن شبیہ باز کرمانی۔ احترام الدین صاحب علوی شہاب انصاری صاحب۔ عبدالقدوس صاحب۔ ماجد حسن صاحب۔ حاجی محمد حسن صاحب علوی۔ طارق صاحب علوی۔ مظہر الدین احمد صاحب کرمانی بیگم ظہور الدین احمد صاحب۔ کیپٹن عشرت علی صاحب۔ عظیم الدین صاحب

راولپنڈی:

محمد خالد صاحب صدیقی۔ میجر صباح الدین صاحب کرمانی

لاہور:۔

محمد ابن علی صاحب۔ سید اشفاق رسول صاحب محمد وحید الحسن صاحب نرائن گنج۔ عبدالوالی صاحب منٹگمری سراج احمد صاحب علوی لائلپور۔ سجاد الحسن صاحب علوی جھنگ۔

ہم خریداران اخبار سے باادب گذارش کریں گے کہ جو حضرات چندہ بھیج چکے ہوں اور ان کا نام فہرست میں نہ آیا ہو تو وہ بالواسطہ مہربانی کر کے بھیج دیں یا پھر اپنے قریب کے وصول کنندہ کو چندہ مرحمت فرما کر مطلع فرمائیں۔

باقی ناموں کی فہرست ہم سکریٹری انجمن اخوان الصفا کو بھیج رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸)

معذرت: ہم پرچہ مرتب کر چکے تھے کہ محترم بزرگ شہاب الدین صاحب کرمانی کی شکایت سلسلہ بسلسلہ ہم تک پہونچی کہ جو خبر ہم نے اپریل کی پہلی اشاعت میں محترمہ بیگم حبیب اللہ صاحبہ کی علالت کی شائع کی ہے وہ پرانی ہو چکی تھی اور اس نے بیگم صاحبہ کے اعزا پر غلط اثر ڈالا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے بزرگ نے کیا فرمایا اور تو اتر نے ہم تک کس رنگ آمیزی کے ساتھ پہونچایا۔ بہر حال ہم اتنا ضرور عرض کریں گے خبر ہمیں ۱۵ مارچ کے بعد ملی بلکہ بسلسلہ آمد جناب قمر الحسن صاحب ڈی آئی جی ہمیں یہ خبر لکھنؤ سے ملی۔ ظاہر ہے کیا کہ اپریل کی اشاعت میں نکلی وہ اپریل کے پاکستان پہونچی۔ اخبار پندرہ روزہ ہے پھر بھی اگر یہ فساد انگیز ہوا تو ہم محترم بھائی سے معذرت خواہ ہیں گو یہ توہم کہہ پائینگے کہ خدانخواستہ آپ کی ناسازی مزاج کی ہمیں اطلاع ملے اور ہم اسکو شائع نہ کریں۔

ساتھ ہی ساتھ ہم اس کے ضرور معذرت خواہ ہیں کہ غلطی سے قمر الحسن صاحب ڈی آئی جی کے ڈی ایس پی شائع ہو گیا

اردو کے مقبول عام پندرہ روزہ اخبار آگ کا خاص نمبر

افسانہ نمبر

کی شکل میں بہت جلد منظر عام پر آ رہا ہے جس میں رام لعل، احمد جمال پاشا، عابد سہیل، شبیر ریدیپ، حسین علوی، رتن سنگھ، احمد ابراہیم علوی شرکت کر رہے ہیں ایک روپیہ ارسال کر کے آگ کے خریدار بنیے اور یہ نمبر مفت حاصل کیجئے افسانہ نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ پتہ پندرہ روزہ آگ لکھنؤ

[illegible]

حالاتِ وطن

موسم :- موسمی حالات میں ہنوز کوئی تغیر نہیں ہو پایا ہے۔ بلکہ بعض امراض کی خبریں مل رہی ہیں۔ چیچک اسی طرح زوروں پر چل رہی ہے دو دو اور تین تین مرتبہ پلٹ پلٹ کر نکل رہی ہے انفلوئنزا بھی زوروں پر ہے اس ہفتہ میں تو تین چار کیس ہیضہ کے بھی ہوتے ہیں۔ کل ۷ اپریل کو مسز پانڈے دلے ڈپی او دیگر ٹیچر کاکوری بلاک کی بیوی پر شدید حملہ کالرے کا ہوا۔ حالت بہت تشویشناک ہوگئی ہے۔ اسپتال میں داخل ہیں اللہ رحم فرمائے۔ مشکل کے بچے چیچک میں پڑے ہوتے ہیں جن بچوں کے چیچک (خسرہ) نکل چکی ہے وہ اثرات مابعد میں مبتلا ہیں۔ اس طرف آندھی پانی اور ژالہ باری نے فصل کو کسی قدر نقصان پہونچایا ہے۔ نرخ بازار گرانی میں اضافہ ہوگیا ہے۔

کوآپریٹو یونین ڈائرکٹران بورڈ کا سالانہ انتخاب :-

ڈائرکٹرس بورڈ کا چناؤ ۴ اپریل ۶۳ء کو بصدارت محمد کامل خاں صاحب ہیڈ اسکول کاکوری میں ہوا۔ حسب ذیل عہدہ دار متفقہ چنے گئے۔ سعید احمد علوی چیئرمین۔ ڈائرکٹر محمد ظہیر الدین صاحب اسسٹنٹ چیئرمین۔ ڈائرکٹر محمد کامل خاں صاحب نمائندہ ضلع پریشد اور مارکیٹنگ اسکیم محمد رفیق خاں، پیارے مرزا۔ اس کے علاوہ چار ڈائرکٹر گرام پنچایتوں کے چنے گئے۔

قاضی اشہد علی صاحب عباسی ۸ اپریل ۶۳ء کو بمبئی میل سے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن پر بہت سے ان کے احباب و اعزا موجود تھے۔

علالتیں :-

حافظ نصیر احمد صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت میں کوئی خاص تغیر نہیں ہوا۔ ضعف و نقاہت بڑھتی ہی جا رہی ہے علاج مقامی ڈاکٹر کا ہو رہا ہے شافی مطلق صحت کامل عنایت فرمائے۔

غلام حسنین حیدری صاحب پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہو گیا تھا۔ جس نے کافی کمزور کر دیا ہے۔ بچے بھی نزلہ میں مبتلا ہو گئے تھے اب الحمدللہ اچھے ہیں۔ خود حیدری صاحب کی کمزوری ضرور باعث تشویش ہے۔ برادرم کاظم الحسنین جو علیل ہو گیا تھا پاکستان واپس گیا۔

منشی تقی احمد صاحب ۔ خون تو اس طرف نہیں آیا ہے۔ مگر نقاہت اور کمزوری میں کوئی افاقہ نہیں ہے ڈاکٹر نے چلنے پھرنے نشست و برخاست کو بھی احتیاطاً منع کر دیا ہے باری تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

منشی مشکور علی صاحب جن تکالیف میں مبتلا ہو گئے تھے الحمدللہ وہ تکالیف دوران سر وغیرہ میں کمی ہے دواؤں کا استعمال برابر جاری ہے فی الحال اللہ کا احسان ہے کہ کوئی خاص بات باعث تشویش نہیں۔

مدرسہ اسلامیہ روضہ کی حالت کتنی سقیم ہو چکی تھی اس کو ہم پھر کسی وقت تفصیل سے قلم اٹھائیں گے اس وقت صرف بعض ارباب وطن کے استفسار پر تعداد طلبہ پیش کی ہے تاکہ صحیح اندازہ لگ سکے کہ مدرسے نے پہلے کے مقابلے میں کوئی ترقی کی یا نہیں۔ نئی کمیٹی انتظامیہ نے جس وقت چارج لیا ہے تو طلبہ کی تعداد ۲۰-۲۲ تھی اب ۹۵ ہو چکی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

انفینٹ کلاس	۴۷	منشی سال اول	۲	دو لڑکیاں اور ایک لڑکا
درجہ اول	۲۰	؍؍ ؍؍ دوم	۲	فی الحال ۶۴ء کیلئے آئندہ
درجہ دوم	۱۰			اضافہ کی امید ہے۔ دو لڑکے
درجہ سوم	۹			امتحان ۶۳ء میں شریک
درجہ چہارم	۵			ہو رہے ہیں۔
کل تعداد	۹۵			

حسان علوی صاحب کے بارے میں یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ موصوف ڈیپارٹمنٹ آثار قدیمہ حکومت ہند میں ٹیکنیکل افسر فارسی عربی سکشن کے عہدہ پر ہو گیا۔ آپ کا قیام الہ آباد میں رہے گا۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۲)

سعید احمد علوی پرنٹر پبلشر نے سرفراز قومی پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔